

قسم کی قسمیں اور احکام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی پھر توڑ ڈالی تو اس کو کیا کرنا ہوگا۔ قسم کی اقسام کتنی ہوتی ہیں اور کس پر کفارہ ہوتا ہے۔

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّی النُّوْرَ وَالصَّوَابَ

قسم تین قسم کی ہوتی ہیں: (1) قسم لغو (2) قسم غموس (3) قسم منعقدہ

(1) قسم لغو: گزرے ہوئے یا موجودہ کسی معاملہ پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائی اور اصل میں وہ بات اس کے الٹ ہو مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ اللہ عزوجل کی قسم زید کل سکول نہیں گیا مگر وہ گیا تھا تو یہ قسم لغو ہے یہ معاف ہے اس پر کفارہ نہیں۔

(2) قسم غموس: گزرے ہوئے یا موجودہ کسی معاملہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ اللہ عزوجل کی قسم زید سکول نہیں گیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سکول گیا تھا تو یہ قسم غموس ہے۔ ایسی قسم کھانے والا گناہگار ہے اور پر اس پر توبہ فرض ہے مگر اس پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

(3) قسم منعقدہ: منعقدہ یہ ہے کہ آئندہ (مستقبل) کے لیے کوئی قسم کھائی مثلاً کسی نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں کل تیرے پاس ضرور آؤں گا مگر دوسرے دن نہ گیا تو قسم ٹوٹ گئی تو اس پر اسے کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گناہگار بھی ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ منعقدہ قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ کے نام کی کھائی گئی ہو اور قسم غموس میں صرف گناہ ہے اور قسم لغو میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْاَیْمَانَ - اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ (سورۃ المائدہ: 89)

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے: (الْیَمِیْنُ بِاللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَنْوَاعٍ) (1) غَمُوسٌ، وَهُوَ الْحَلْفُ عَلٰی اِثْبَاتِ شَیْءٍ، اَوْ نَفْیِہِ فِی الْمَاضِی، اَوْ الْحَالِ یَتَعَمَّدُ الْکَذِبَ فِیْہِ فَهَذِهِ الْیَمِیْنُ یَاْتُمُّ فِیْہَا صَاحِبُہَا، وَعَلِیْہِ فِیْہَا الْاِسْتِغْفَارُ، وَالتَّوْبَةُ دُونَ الْکَفَّارَةِ (2) وَلَغْوٌ، وَهُوَ اَنْ یَّخْلِفَ عَلٰی اَمْرِ فِی الْمَاضِی، اَوْ فِی الْحَالِ، وَهُوَ یَظُنُّ اَنَّهُ کَمَا قَالَ:، وَالْاَمْرُ بِخِلَافِہِ... فَهَذِهِ الْیَمِیْنُ تَرْجُو اَنْ لَا یُوَاخِذَ بِہَا صَاحِبُہَا، وَالْیَمِیْنُ فِی الْمَاضِی اِذَا کَانَ لَا عَنْ قَصْدٍ لَا حُکْمَ لَہِ فِی الدُّنْیَا، وَالْاٰخِرَةُ

عَنْدَنَا (3) وَمُنْعَقِدَةً، وَهُوَ أَنْ يَخْلَفَ عَلَى أَمْرٍ فِي الْمُسْتَقْبَلِ أَنْ يَفْعَلَهُ، أَوْ لَا يَفْعَلَهُ، وَحُكْمُهَا
لُزُومُ الْكَفَّارَةِ عِنْدَ الْحَنْثِ كَذَا فِي الْكَافِي.

(الفتاوى الهندية، كتاب الإيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً... إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٨)

اگر کسی نے قسم منعقدہ کھائی اور پھر توڑ ڈالی تو اس پر کفارہ واجب ہوگا اور قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے فَكَفَّرْتَهُ إِطْعَامَ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ تَوَ ايسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ (سورۃ المائدہ: 89)

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے بدلے ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت کا مالک کر دے۔ کما فی بہار شریعت۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 12-3-2018

Types of oaths and their rulings

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: If someone swore an oath in the name of Allāh ﷻ, then broke it [i.e. did not fulfil it], so what should said person do. How many types of oaths are there and in which is there kaffārah [expiation]?

Questioner: A brother from U.K.

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

There are three types of qasam [oaths]:

1. Qasam Laghw
2. Qasam Ghamūs
3. Qasam Mun'aqidah

1. Qasam Laghw

Swearing an oath, thinking that one is correct regarding a previous or current situation, however the reality being the complete opposite. For example, if someone swears an oath saying that, “I swear an oath by Allāh ﷻ that Zayd did not attend school yesterday”, however [in reality] he did attend; so this is known as qasam laghw, it is forgiven and there is no expiation for it.

2. Qasam Ghamūs

Intentionally swearing a false oath regarding a past or present matter. For example, if someone swears an oath saying that, “I swear an oath by Allāh ﷻ that Zayd did not attend school”, however the person swearing the oath actually knows that he did infact attend school, so this is known as qasam ghamūs. The person who swears such an oath is sinful; repentance is fard upon him, however there is no expiation upon him.

3. Qasam Mun'aqidah

Mun'aqidah is that one swears an oath for a coming (future) matter. For example, if someone said that, "I swear an oath by Allāh ﷻ that I will definitely come to you tomorrow", and the next day actually passed, so the oath of such a person is broken and he will have to give expiation, and in some cases he will be sinful.

In short, expiation is wājib upon breaking a qasam mun'aqidah, provided that the oath was sworn with the name of Allāh ﷻ. There is sin in only qasam ghamūs and there is neither sin nor expiation in qasam laghw. Just as Allāh ﷻ states,

{لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ}

{Allāh ﷻ does not hold you responsible for your oaths taken by misunderstanding; yes, He ﷻ does hold you responsible for oaths which you have made binding (upon yourselves)}

[Sūrah al-Mā'idah, v89]

Furthermore, it is stated in Fatāwā Hindiyyah that,

(الْيَمِينُ بِاللَّهِ ثَلَاثَةٌ أَنْوَاعُ) (1) غَمُوسٌ، وَهُوَ الْحَلْفُ عَلَى اثْبَاتِ شَيْءٍ، أَوْ نَفْيِهِ فِي الْمَاضِي، أَوْ الْحَالِ يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ فِيهِ فَهَذِهِ الْيَمِينُ يَأْتُمُ فِيهَا صَاحِبُهَا، وَعَلَيْهِ فِيهَا الْإِسْتِغْفَارُ، وَالتَّوْبَةُ دُونَ الْكَفَّارَةِ (2) وَلَغْوٌ، وَهُوَ أَنْ يَخْلِفَ عَلَى أَمْرٍ فِي الْمَاضِي، أَوْ فِي الْحَالِ، وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ كَمَا قَالَ:، وَالْأَمْرُ بِخِلَافِهِ... فَهَذِهِ الْيَمِينُ نَرْجُو أَنْ لَا يُؤَاخَذَ بِهَا صَاحِبُهَا، وَالْيَمِينُ فِي الْمَاضِي إِذَا كَانَ لَا عَنْ قَصْدٍ لَا حُكْمَ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَالْآخِرَةُ عِنْدَنَا (3) وَمُنْعَقِدَةٌ، وَهُوَ أَنْ يَخْلِفَ عَلَى أَمْرٍ فِي الْمُسْتَقْبَلِ أَنْ يَفْعَلَهُ، أَوْ لَا يَفْعَلَهُ، وَحُكْمُهَا لِرُومِ الْكَفَّارَةِ عِنْدَ الْجَنَّةِ كَذَا فِي الْكَافِي.

[al-Fatāwā al-Hindiyyah, vol 2, ch 2, pg 58]

If someone swore a mun'aqidah oath, then broke it, so expiation will need to be given for this, and the expiation for [breaking] an oath is the freeing of a slave, or the feeding of ten miskīn [i.e. needy] people or clothing them. In other words, one has the choice from these three options; whichever one someone wants to choose. Just as Allāh ﷻ states,

{فَكَفَّرْتَهُ إِطْعَامَ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَوْ بِلِيْسَتِهِمْ أَوْ بِتَحْرِيرِ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ}

{So the expiation of such oaths is the feeding of ten needy people with the average (food) you feed your family with, or to clothe them, or to free one slave. So the one who does not have the means for any of these, should therefore fast for three days}

[Sūrah al-Mā'idah, v 89]

It can also be the case that instead of feeding, one gives half a sā' [1.92kg] of wheat, or its flour to each miskīn or makes them the owner of its price, just as it is stated in Bahār-e-Sharī'at.

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Haider Ali